خطا کاروں میں بہترین، وہ ہیں جو توبہ کرنے والے ہیں، حدیث کا حوالہ و مفہوم

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ اس حدیث "سارے انسان خطا کار ہیں، اور خطا کاروں میں سب سے بہتر وہ ہیں جو توبہ کرنے والے ہیں" کا مفہوم اور حوالہ کیا ہے؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مذکورہ حدیثِ مبارکہ کے الفاظ یہ ہے "عن انس، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم: کل بنی آدم خطّاء وخیر الخطائین التوابون" ترجمہ: حضرتِ سیِّدُنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر انسان بہت خطا کار ہے، اور بہت خطائیں کرنے والوں میں سب سے بہتر توبہ کرنے والے ہیں۔

مذکورہ حدیثِ مبارکہ احادیث کی کئی کتابوں میں موجود ہے، چند حوالہ درج ذیل ہیں:

(1) سنن ابن ماجہ، جلد 5، صفحہ 321، حدیث: 4251، دار الرسالۃ العالمیۃ۔

(2) مشکوۃ المصابیح، جلد 2، صفحہ 724، حدیث: 2341، المکتب الاسلامی، بیروت۔

(3) مسند الدارمی، جلد 3، صفحہ 1793، حدیث: 2769، مطبوعہ السعودیۃ۔

حدیث پاک کے معنی کے متعلق وضاحت:

یہ یاد رہے کہ! جو انسان معصوم ہیں جیسے انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام، وہ اس میں شامل نہیں ہیں، اسی طرح جسے اللہ تعالی محفوظ رکھے وہ بھی شامل نہیں، یہاں انسانوں کی غالب اکثریت مراد ہے۔ اور اس کا مفہوم کچھ یوں ہے کہ: انسان میں فطرتاً بھول چوک رکھی گئی ہے، اور بھولنے سے خطا و نافرمانی کا صدور ہوتا ہے، لہذا عموماً انسان سے کسی نہ کسی طور پر خطاؤں کا صدور ہوتا رہے گا، اب اگر خطا کے بعد وہ اس پر اڑا رہے تو یہ اس کے لیے نقصان دہ ہے اور اگر وہ اس

سے رجوع کرلے، توبہ و استغفار کرلے تو یہ اس کے لیے فائدہ مند ہے، لہذا خطا ہو جانے کے بعد توبہ و استغفار کرنے والے دوسروں کے مقابلے میں بہترین اور فائدہ اٹھانے والے لوگ ہیں۔

مرقاۃ المفاتیح میں ہے "قد يقال: الحكمة في عدم الإطاقة على دوام الإطاعة أن تراب الإنسان عجن بماء النسيان الناشئ عنه العصيان؛ ولذا قال - عليه الصلاة والسلام -: (« كلكم خطاءون، وخير الخطائين التوابون »)"

ترجمہ: کہا جاسکتا ہے کہ: انسان کو ہمیشہ اطاعت و فرمانبرداری میں رہنے کی طاقت نہ ہونے کی حکمت یہ ہے کہ انسان کی مٹی اس نسیان کے پانی سے گوندھی گئی ہے، جس سے نافرمانی کا صدور ہوتا ہے، اسی لئے حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا: تم سب بہت خطا کار ہو اور بہت خطا کاروں میں سب سے بہتر توبہ کرنے والے ہیں۔ (مرقاۃ المفاتیح، کتاب الایمان، جلد 01، صفحہ 84، دار الفکر، بیروت)

تیسیر شرح جامع صغیر میں ہے "(كل بني آدم خطاء)۔۔۔أي غالبهم (وخير الخطائين التوابون) فلابد أن يجري على العبد ما سبق به القدر فكأنه قال لا بد لك من فعل الذنوب لأنها مكتوبة عليك فأحدث توبة فإنه لا يؤتى العبد من فعل المعصية وإن عظمت بل من ترك التوبة" ترجمہ: (تمام بنی آدم بہت خطا کار ہیں)۔ یعنی اکثر بنی آدم (اور بہت خطا کاروں میں سب سے بہتر توبہ کرنے والے ہیں) پس ضروری ہے کہ بندے پر وہ جاری ہو جو تقدیر میں طے ہو چکا، گویا کہ فرمایا: تم سے گناہوں کا صدور ہونا ضروری ہے کیونکہ وہ تم پر لکھے جا چکے ہیں، پس توبہ کرو کہ بندے کی پکڑ محض معصیت سے نہیں ہوتی اگرچہ وہ کتنی بڑی ہو بلکہ توبہ نہ کرنے سے ہوتی ہے۔ (التیسیر بشرح الجامع الصغیر، ج 02، ص 212، مکتبۃ الامام الشافعی، الریاض)

بہار شریعت میں ہے "نبی کا معصوم ہونا ضروری ہے اور یہ عصمت نبی اور مَلک کا خاصہ ہے، کہ نبی اور فرشتہ کے سوا کوئی معصوم نہیں۔۔۔ عصمتِ انبیا کے یہ معنی ہیں کہ اُن کے لیے حفظِ الٰہی کا وعدہ ہولیا، جس کے سبب اُن سے صدورِ گناہ شرعاً محال ہے بخلاف ائمہ و اکابر اولیا، کہ اللہ عزوجل اُنھیں محفوظ رکھتا ہے، اُن سے گناہ ہوتا نہیں، مگر ہو تو شرعاً محال بھی نہیں۔" (بہار شریعت، ج 1، حصہ 1، ص 38، 39، مکتبۃ المدینہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد سعید عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4196

تاریخ اجراء: 04 ربیع الاول 1447ھ/29 اگست 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net